(ب) فلسفۂ زکوٰۃ وصدقات

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- زکوٰۃ کی فرضیت اور حکمتوں کو جان سکیں۔
- عشر اور خمس کے متعلق جان سکیں۔
- زکوٰۃ کے احکام ومسائل، آداب اور عاملین زکوٰۃ کی تحدید کو سمجھ سکیں۔
- زکوٰۃ، عشر اور خمس کی حکمت اور فضائل سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ وصدقات کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- صاحب نصاب ہونے کی صورت میں اپنے گھر والوں، بزرگوں یا علمائے کرام کی مدد سے زکوٰۃ کا حساب کر سکیں۔
- زکوٰۃ وصدقات کو مستحقین تک پہنچانے کا ذریعہ بن سکیں۔
- صدقات اور رفاہِ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن سکیں۔

سوال 1: زکوٰۃ کے احکام ومسائل اور معاشرتی اثرات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: لغوی معنی: زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں: پاک ہونا، بڑھنا اور نشوونما پانا۔

اصطلاحی مفہوم:

زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جو ہر عاقل، بالغ، آزاد، اور صاحبِ نصاب مسلمان پر سال میں ایک بار فرض ہے۔ اس کی شرح اڑھائی فیصد (2.5%) ہے، جو مخصوص مال پر دی جاتی ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کا مال بھی پاک ہوتا ہے اور دل بھی حرص وہوس سے صاف ہو جاتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا﴾ (سورۃ التوبۃ: 103)

ترجمہ: "آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) اِن کے مال میں سے صدقہ لیجیے تاکہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) اُنھیں پاک کریں اور اس کے ذریعہ اِن کا تزکیہ کریں"

زکوٰۃ کی فرضیت:

☆ زکوٰۃ 1 رمضان 2 ہجری کو فرض ہوئی۔
☆ اس کا مکمل نظام 9 ہجری میں، فتح مکہ کے بعد نافذ ہوا۔
☆ زکوٰۃ فرض حکم ہے؛ اس کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

تاریخی واقعہ:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے وصال کے بعد کچھ عرب قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا اور زکوٰۃ کے نظام کو نافذ کیا۔

stepacademyofficial.com

زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط:

زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے درج ذیل شرائط لازم ہیں:

1۔ اسلام: غیر مسلم پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

2۔ عقل و بلوغت: دیوانہ اور نابالغ پر زکوٰۃ نہیں۔

3۔ آزاد ہونا: غلام پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

4۔ صاحبِ نصاب ہونا: نصاب سے مراد وہ مقدار مال ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

5۔ مال، قرض اور ضروریاتِ زندگی (جیسے گھر کا سامان، روزمرہ استعمال کی چیزیں) سے زائد ہونا چاہیے۔

6۔ حول انِ حول (سال گزر جانا): مال پر ایک اسلامی سال گزر جانا ضروری ہے۔ اگر سال کے آغاز اور اختتام پر نصاب پورا ہو، تو بیچ میں کمی سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی۔

7۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت اور مال: سال کے آخر میں جتنا مال موجود ہو، اسی پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔ یہ مال نقدی، سونا، چاندی، مال تجارت وغیرہ ہو سکتا ہے۔

نصابِ زکوٰۃ اور مصارف:

نصابِ زکوٰۃ (Minimum Amount on Which Zakat Becomes Obligatory): زکوٰۃ اسی وقت فرض ہوتی ہے جب کسی مسلمان کے پاس نصاب کے مطابق مال ہو اور اس پر ایک اسلامی سال (حولانِ حول) گزر چکا ہو۔ یہ حکم قرآنِ کریم میں یوں بیان ہوا:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾ (سورۃ التوبۃ: 103)

ترجمہ: "آپ (خاتم النبیین ﷺ) اِن کے مال میں سے صدقہ لیجیے تاکہ آپ (خاتم النبیین ﷺ) انھیں پاک کریں اور اس کے ذریعہ اِن کا تزکیہ کریں"

1۔ **سونا:** نصاب: ساڑھے سات تولہ (87.48 گرام) زکوٰۃ: (2.5%) (چالیسواں حصہ)

2۔ **چاندی:** نصاب: ساڑھے باون تولہ (612.36 گرام) زکوٰۃ: (2.5%)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ" (صحیح مسلم: 979)

"پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔"

جب سونا اور چاندی دونوں موجود ہوں، تو بہتر یہ ہے کہ چاندی کے نصاب کو مدنظر رکھا جائے تاکہ زیادہ مستحقین فائدہ حاصل کر سکیں۔

3۔ **جانوروں پر زکوٰۃ:**

زکوٰۃ ان جانوروں پر واجب ہے جو نسل بڑھانے کی نیت سے رکھے گئے ہوں۔ سال کے اکثر حصے میں جنگلات یا چراگاہوں میں چرنے والے ہوں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"فِي كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ" "ہر پانچ اونٹوں میں ایک صدقہ (زکوٰۃ) ہے۔" (صحیح بخاری: 1454)

stepacademyofficial.com

جو جانور تجارت کی نیت سے رکھے جائیں، وہ مالِ تجارت کہلائیں گے اور ان پر مالِ تجارت کی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

4- نقدی، مالِ تجارت، اور زائد سامان:

نقدی: نقد رقم یا بینک بیلنس، جب نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، اور سال گزر جائے، تو (2.5%) زکوٰۃ واجب ہے۔

مالِ تجارت: ہر وہ سامان جو خرید و فروخت کے لیے رکھا ہو، اس کی موجودہ مارکیٹ ویلیو پر زکوٰۃ دی جائے گی۔

ضرورت سے زائد سامان: اضافی سونا، چاندی، برتن، کپڑے، یا جائیداد جو ذاتی استعمال میں نہ ہو، بلکہ کرایہ یا تجارت کے لیے ہو، ان پر بھی زکوٰۃ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"مَن آتاهُ اللهُ مالًا فلم يُؤدِّ زكاتَهُ مُثِّلَ له مالُهُ شُجاعًا أقرعَ"

"جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی، وہ مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی صورت میں اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔" (صحیح بخاری: 1403)

اسلامی معیشت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ معاشرے کے تمام افراد کی ضروریات پوری ہوں، اور دولت چند افراد کے ہاتھوں میں گردش نہ کرے۔ زکوٰۃ اسی مقصد کے حصول کا مؤثر ذریعہ ہے، جو اسلام کے نظامِ معیشت کا روحانی اور عملی ستون ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "یقیناً مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہوتا ہے۔" (جامع ترمذی: 659)

زکوٰۃ: روحِ معیشت:

جیسے انسانی جسم روح کے بغیر بے جان ہوتا ہے، ویسے ہی اسلامی معیشت زکوٰۃ کے بغیر مردہ ہو جاتی ہے۔ زکوٰۃ صرف عبادت ہی نہیں بلکہ سماجی توازن، معاشی عدل اور انسان دوستی کی عملی شکل ہے۔

غربت و بے روزگاری کا خاتمہ:

زکوٰۃ کا بنیادی مقصد معاشرے سے غربت، محرومی اور بے روزگاری کا خاتمہ ہے۔ اگر صاحبِ نصاب افراد زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا کریں تو اسلامی معاشرے میں کوئی فرد محتاج نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ (سورۃ التوبۃ: 103)

ترجمہ: "آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) اِن کے مال میں سے صدقہ لیجیے تاکہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) اُنھیں پاک کریں اور اِس کے ذریعہ اِن کا تزکیہ کریں"

دولت کی گردش اور معاشی عدل:

زکوٰۃ کی بدولت دولت کا بہاؤ امیروں سے غریبوں کی طرف ہوتا ہے، جس سے سماج میں معاشی توازن قائم رہتا ہے۔ قرآن میں اس کی حکمت یوں بیان کی گئی:

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ﴾ (سورۃ الحشر: 7)

ترجمہ: "تاکہ وہ (سارا مال صرف) تمھارے مال داروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے"

stepacademyofficial.com

فلاحی معاشرہ اور امن کا قیام:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے فلاحی معاشرہ قائم ہوتا ہے، جہاں مجبوری میں جرم کا رجحان کم ہوتا ہے۔ گداگری ختم ہوتی ہے۔ انسانوں کے درمیان اعتماد اور بھائی چارے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا نَقَصَ مَالٌ مِن صَدَقَةٍ" "صدقہ دینے سے مال میں کوئی کمی نہیں آتی" (مسلم: 2588)

نفسیاتی و روحانی فوائد:

زکوٰۃ صرف معاشی پاکیزگی ہی نہیں، بلکہ روحانی اصلاح کا بھی ذریعہ ہے۔ مال کی برکت بڑھتی ہے۔ بخل، لالچ اور دنیا پرستی سے دل صاف ہوتا ہے۔ صدقِ دل سے دی جانے والی زکوٰۃ انسان کے ایمان کو مضبوط کرتی ہے۔

نظامِ زکوٰۃ کے مکمل نفاذ کی برکات:

اگر زکوٰۃ، صدقات، عشر اور خمس کے احکام اجتماعی سطح پر نافذ کر دیے جائیں تو معاشرے میں کوئی شخص بھوکا یا بے گھر نہ رہے۔ غربت ختم ہو۔ بیماروں کی علاج میں مدد ہو۔ یتیم، بیوہ اور مسافر سہولت سے زندگی گزار سکیں۔ زکوٰۃ صرف انفرادی عبادت نہیں، بلکہ اجتماعی فلاح، روحانی ترقی اور معاشی عدل کا بھرپور ذریعہ ہے۔ اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ وہ زکوٰۃ کو مؤثر اور منصفانہ نظام کے تحت جمع کرے اور مصارفِ زکوٰۃ تک پہنچائے۔ ہر صاحبِ نصاب مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مال کو زکوٰۃ کے ذریعے پاک کرے اور معاشرے میں بہتری لانے میں کردار ادا کرے۔

سوال 2: مصارفِ زکوٰۃ پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اس کے آٹھ مخصوص مصارف بھی بیان کیے ہیں جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ﴾

"صدقے (یعنی زکوٰۃ) تو صرف فقیروں کے لیے، مسکینوں کے لیے، ان کے لیے جو ان پر مقرر کیے جائیں، اُن کے لیے جن کی دلجوئی مطلوب ہو، گردنوں کے چھڑانے میں، قرض داروں کے لیے، اللہ کی راہ میں، اور مسافر کے لیے ہیں۔" (سورۃ التوبہ: 60)

1۔ فقراء: جو بالکل بے مال اور حاجت مند ہوں

2۔ مساکین: وہ افراد جو ظاہری طور پر خود دار ہوں مگر مستحق ہوں

3۔ عاملین: زکوٰۃ وصول کرنے والے اہلِ کار

4۔ مؤلفۃ القلوب: وہ لوگ جنہیں اسلام سے قریب کرنا مقصود ہو

5۔ رقاب: غلاموں کی آزادی کے لیے

6۔ غارمین: مقروض جو قرض ادا کرنے سے عاجز ہوں

7۔ فی سبیل اللہ: دین کے کاموں میں خرچ، مثلاً جہاد، دینی مدارس، تبلیغ و اشاعت

8۔ ابن السبیل: وہ مسافر جو سفر میں تنگ دست ہو گیا ہو

اہم نکتہ:

زکوٰۃ صرف ان مصارف پر خرچ کی جا سکتی ہے جنہیں شریعت نے حق دار قرار دیا ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

stepacademyofficial.com

"إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ، حَتّٰى قَسَمَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ"
" اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی تقسیم اپنے نبی یا کسی اور کی رائے پر نہیں چھوڑی بلکہ اسے آٹھ حصوں میں خود تقسیم فرمایا"

(ابو داود: 1625)

والدین، اولاد، بیوی اور شوہر کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی کیونکہ ان کی کفالت شرعاً فرض ہے، تاہم مستحق رشتہ داروں (مثلاً بھائی، بہن، چچا وغیرہ) کو دینا افضل ہے۔

عشر (زمینی پیداوار کی زکوٰۃ)

سوال 3: عشر کا مفہوم، شرح، عشر اور زکوٰۃ میں فرق اور احکام بیان کریں۔

جواب: **عشر کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:**

عشر کا لغوی مطلب ہے: دسواں حصہ۔

دینی اصطلاح میں عشر سے مراد وہ مالی فریضہ ہے جو زمین کی پیداوار میں سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ادا کیا جاتا ہے۔ عشر زرعی پیداوار کی زکوٰۃ ہے جو فصل کی مقدار کے نصاب کو پہنچنے پر ادا کی جاتی ہے۔ عشر فصل کی کٹائی کے وقت پر ہی ادا کر دینا چاہیے۔ سال میں جتنی دفعہ فصل اٹھائیں گے اتنی دفعہ عشر دینا لازم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ "اور کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔" (سورۃ الانعام: 141)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ زرعی پیداوار کا حق (یعنی عشر) فصل کی کٹائی کے وقت ہی ادا کر دینا ضروری ہے۔

عشر ادا کرنے کی شرح:

جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں حصہ (10 فی صد) ہے اور جس زمین کو کنویں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ (5 فی صد) ہے۔

سرکاری ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوتا۔ عشر بھی زکوٰۃ کی طرح ہی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عُشر زمینی پیداوار کا، زکوٰۃ کی ادائی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال کا گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر دو یا زائد مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

عشر کی شرح کے متعلق نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ" (صحیح بخاری: 1483)

"جو فصل بارش یا چشمے کے پانی سے سیراب ہو، اس میں دسواں حصہ (عشر) ہے، اور جو مشقت سے سیراب ہو، اس میں پانچواں حصہ (نصف عشر) ہے۔"

عشر اور زکوٰۃ میں فرق:

زکوٰۃ مال، سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت وغیرہ پر فرض ہے اور اس کے لیے سال بھر نصاب کا باقی رہنا شرط ہے۔ زکوٰۃ کی شرح عام طور پر (2.5%) ہوتی ہے، جب کہ عشر صرف زرعی پیداوار پر فرض ہے، اور اس کے لیے سال کا گزرنا ضروری نہیں۔ فصل

stepacademyofficial.com

سال میں جتنی بار ہو، ہر بار عشر دینا لازم ہو گا۔ جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر کی شرح پیداوار کا دسواں حصہ (10 فی صد) ہے اور جس زمین کو کنویں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ (5 فی صد) ہے۔

اہم نکات:

1۔ عشر صرف اس مسلمان پر فرض ہے جو زمین کا مالک، یا کاشتکار ہو۔

2۔ اگر فصل سال میں دو یا زیادہ بار ہو تو ہر فصل پر الگ الگ عشر دینا لازم ہے۔

3۔ عشر ادا کرنے سے پیداوار پاک ہو جاتی ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾ (سورۃ التوبۃ: 103)

ترجمہ: "آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) اِن کے مال میں سے صدقہ لیجیے تاکہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) انھیں پاک کریں اور اِس کے ذریعہ اِن کا تزکیہ کریں"

4۔ سرکاری ٹیکس یا دیگر مالیات کی ادائیگی سے عشر معاف نہیں ہوتا، کیونکہ عشر اللہ کا حکم اور حق ہے۔

5۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے، جبکہ عشر پیداوار کا حق ہے، دونوں کا دائرہ، وقت اور شرح الگ ہے۔

سوال 4: خُمس کا مفہوم، تقسیم اور عاملینِ زکوٰۃ کی ذمہ داریاں بیان کریں۔

جواب: خُمس کا مفہوم:

خُمس عربی لفظ ہے جس کا معنی ہے: پانچواں حصہ (5/1)۔ اسلامی شریعت میں خُمس اس مال کے پانچویں حصے کو کہتے ہیں جو دشمنانِ اسلام سے جنگ کے دوران مالِ غنیمت کے طور پر مسلمانوں کو حاصل ہو۔ اس مال کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مخصوص افراد اور مقاصد پر خرچ کیا جاتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾

ترجمہ: "اور جان لو کہ تم جو کوئی چیز غنیمت میں حاصل کرو تو بے شک اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے ہے اور رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کے لیے اور (رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے) رشتہ داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں (کے لیے)"

خُمس کا تعلق عمومی آمدنی سے نہیں بلکہ مالِ غنیمت سے ہے، جیسا کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں جنگی غنیمتیں سامنے آئیں۔

خُمس کی تقسیم:

خُمس کے پانچ حصے یہ ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کے لیے:

مراد دین کے کام، جیسے مساجد، مدارس، فقراء کی مدد، وغیرہ۔

2۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے لیے:

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ذاتی اور دینی امور میں استعمال ہوتا تھا۔ آپ کے بعد اہل بیت اور مستحقین میں تقسیم ہوتا۔

stepacademyofficial.com

3- **ذوی القربیٰ:**
نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے رشتہ دار، خاص طور پر بنی ہاشم و بنی عبد المطلب۔

4- **یتامیٰ:**
ایسے یتیم بچے جن کا کوئی کفیل نہ ہو۔

5- **مساکین اور ابن السبیل:**
نادار افراد اور وہ مسافر جو مالی تنگی میں مبتلا ہو جائے۔

عاملینِ زکوٰۃ کی ذمہ داریاں:

زکوٰۃ جمع کرنے اور مستحقین تک پہنچانے والے افراد کو عاملینِ زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ قرآن نے انہیں بھی مصارفِ زکوٰۃ میں شامل کیا ہے۔ یہ ایک شرعی اور امانت دارانہ منصب ہے۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ صدقِ دل، دیانت، اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ اس فریضے کو انجام دیں۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنِ اسْتَعْمَلَهُ اللّٰهُ عَلَىٰ رَعِيَّةٍ فَمَاتَ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ"

"جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی نگرانی دی اور وہ خیانت کی حالت میں مرا، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرما دے گا۔" (صحیح بخاری: 7151)

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے صدقات کے معاملات میں خیانت کرنے والوں کے بارے میں سخت وعید بیان فرمائی ہے۔

" إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ "

"یقیناً یہ صدقات لوگوں کے مال کا میل کچیل ہیں، اور یہ آلِ محمد پر حلال نہیں۔" (صحیح مسلم: 1072)

زکوٰۃ کی اجتماعی تقسیم کا اہتمام:

زکوٰۃ کی ادائیگی صرف انفرادی سطح تک محدود نہیں رہنی چاہیے۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں زکوٰۃ کو اجتماعی نظم کے تحت جمع کر کے شفاف طریقے سے مستحقین تک پہنچایا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کے لیے باقاعدہ عملہ مقرر کیا گیا تھا اور باقاعدہ رجسٹریشن رکھی جاتی تھی۔ آج کے دور میں محلہ، ادارہ یا ریاستی سطح پر زکوٰۃ کو جمع کر کے منظم انداز میں مصارفِ زکوٰۃ پر خرچ کرنا نہایت موثر، شفاف اور مستحقین کے حق میں بہتر عمل ہے۔

خُمس اور زکوٰۃ دونوں اسلامی معاشی نظام کی اساس ہیں جو انفرادی طہارت اور اجتماعی فلاح کی ضامن ہیں۔ یہ نظام عدل و انصاف کو فروغ دیتا ہے۔ مالی عدم مساوات کو کم کرتا ہے۔ غربت اور محتاجی کا خاتمہ کرتا ہے معاشرے میں دیانت، امانت، اخوت اور خیر خواہی کے جذبات کو فروغ دیتا ہے۔ اسلامی ریاست یا معاشرہ اگر ان احکامات پر دیانت داری سے عمل کرے تو غربت کا خاتمہ اور فلاحی نظام کا قیام ممکن ہو جاتا ہے۔

stepacademyofficial.com

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) بارش سے سیراب ہونے والی زمین پر عشر کی شرح ہے:

(الف) دوسرا حصہ (ب) پانچواں حصہ ✓ (ج) ساتواں حصہ (د) دسواں حصہ

(ii) کسی بھی شخص کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کا سال بھر موجود رہنا کہلاتا ہے:

(الف) عشر (ب) خمس (ج) مصارف زکوٰۃ (د) نصاب زکوٰۃ ✓

(iii) زکوٰۃ ایک عبادت ہے:

(الف) مالی ✓ (ب) جسمانی (ج) نفلی (د) اجتماعی

(iv) زکوٰۃ کی فرضیت ہوئی:

(الف) دو ہجری میں ✓ (ب) چھے ہجری میں (ج) سات ہجری میں (د) نو ہجری میں

(v) زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے سال پر گزرنا ضروری ہے:

(الف) ایک سال ✓ (ب) دو سال (ج) چھے ماہ (د) آٹھ ماہ

(vi) دس اونٹوں میں سے کتنے اونٹ زکوٰۃ کے طور پر دینے ہوں گے:

(الف) دو اونٹ ✓ (ب) ایک اونٹ (ج) تین اونٹ (د) چار اونٹ

(vii) ان جانوروں پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے:

(الف) جو ذاتی استعمال کے لیے رکھے گئے ہوں (ب) جو تجارت کی نیت سے رکھے گئے ہوں ✓

(ج) جو شکار کے لیے رکھے گئے ہوں (د) جو گھر میں پالے گئے ہوں

(viii) حدیث کے مطابق مال دار ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے شخص کا مال اس کے گلے میں ڈالا جائے گا:

(الف) گنجے سانپ کی شکل میں ✓ (ب) بچھو کی شکل میں

(ج) طوق کی شکل میں (د) لوہے کی زنجیر کی شکل میں

(ix) مصارف زکوٰۃ کی تعداد ہے:

(الف) چار (ب) چھے (ج) آٹھ ✓ (د) دس

(x) عشر کا لغوی معنی ہے:

(الف) پانچواں حصہ (ب) آٹھواں حصہ (ج) نوواں حصہ (د) دسواں حصہ ✓

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں پاک کرنا، بڑھانا، زکوٰۃ سے مراد وہ فرض صدقہ ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان پر سال پورا ہو جانے کے بعد، سال میں ایک مرتبہ مستحق مسلمان کو دینا ضروری ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دل کو مال و دولت کے لالچ سے پاک کرتی ہے اور مال میں برکت ڈال کر اس کو بڑھاتی ہے۔

stepacademyofficial.com

(ii) اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معاشی نظام میں کسی چیز کو بنیادی اہمیت حاصل ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معاشی نظام میں زکوٰۃ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز کے ساتھ ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم ملتا ہے۔

(iii) خلیفہ اول نے منکرین زکوٰۃ سے کیسا سلوک کیا؟

جواب: خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے عہد خلافت میں زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں سے باوجود یہ کہ وہ کلمہ گو تھے، جہاد کیا اور فرمایا کہ میں اپنی زندگی میں ان دونوں فرائض (نماز اور زکوٰۃ) کی تعمیل میں کوئی فرق نہیں ہونے دوں گا۔

(iv) زکوٰۃ ادا کرنے والے مسلمانوں کے لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کون سی دو خوش خبریوں کا اعلان کیا ہے؟

جواب: 1۔ مال میں برکت 2- گناہوں کی معافی۔ جیسا کہ سورۃ التغابن کی آیت 17 میں ہے:

ترجمہ: "اگر تم قرض دو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دینا تو وہ دوگنا کرے اس (مال) کو تمھارے لیے اور تم کو بخشے گا۔

(v) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے مسلمانوں کے لیے قرآن مجید میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے صاحب نصاب مسلمانوں کے لیے قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: " اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو (سورۃ التوبۃ، آیت (34)

(vi) قرآن کریم میں کس عبادت کو اللہ تعالیٰ کو قرض دینا کہا گیا ہے۔ آیت لکھیں۔

جواب: اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ (سورۃ التغابن، آیت: 17)

ترجمہ: اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لیے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمھیں بخش دے گا۔

(vii) آیت کا ترجمہ کریں۔ یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ (سورۃ البقرہ، آیت (276)

جواب: ترجمہ: اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

(viii) زکوٰۃ کے چار معاشی فوائد لکھیں۔

جواب: 1۔ دولت کی گردش امیروں سے غریبوں کی طرف رہتی ہے۔

2۔ بھاری ٹیکسوں سے بچنے کے لیے کاروبار میں سرمایہ کاری کا جذبہ بڑھتا ہے جس سے ملک کی معاشی حالت بہتر ہوتی ہے۔

3۔ ملک کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

4۔ غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کے معاشرتی فوائد

(ix) زکوٰۃ کے چار معاشرتی فوائد لکھیں۔

جواب: 1۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے اُمرا اور غربا کے درمیان محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

2۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے بہت سے جرائم اور سماجی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔

3۔ امرا کو بخل اور کنجوسی سے نجات ملتی ہے اور غربا کے لیے ایثار کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

5۔ حرص و لالچ اور خود غرضی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

stepacademyofficial.com

زکوۃ کے مصارف

(x) مصارف زکوۃ سے کیا مراد ہے؟ مصارف زکوۃ کے نام لکھیں؟

جواب: مصارف زکوۃ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو زکوۃ کی رقم ادا کی جاسکتی ہے۔ مصارف زکوۃ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ فقراء 2۔ مساکین

3۔ عاملین زکوۃ (وہ ملازمین جو زکوۃ کی وصولی، اس کے حساب وکتاب اور تقسیم کا کام سرانجام دینے پر مامور ہوں)

4۔ مولفۃ القلوب (ایسے نئے مسلمان جنھیں اسلام پر ثابت قدم رکھنے کے لیے۔ مالی امداد کی ضرورت ہو)

5۔ قرض کی ادائیگی 6۔ غلاموں کی آزادی

7۔ فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں یعنی تبلیغ، جہاد، دینی علوم وغیرہ میں) 8۔ مسافر

(xi) فقیر اور مسکین سے کیا مراد ہے؟

جواب: فقیر سے مراد ایسا تنگ دست شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور مسکین سے مراد ایسا شخص جو زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے محروم ہو۔

مسائل زکوۃ

(xii) نصاب زکوۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب: سونا، چاندی، روپیا پیسا، سامان تجارت، زرعی پیداوار یا مویشیوں کی وہ خاص مقدار یا تعداد جس پر شریعت نے زکوۃ ادا کرنا فرض کیا ہو، زکوۃ کا نصاب کہلاتی ہے۔

(xiii) کیا سال پورا ہونے سے پہلے صاحب نصاب مسلمان پر زکوۃ ادا کرنا فرض ہے؟

جواب: جی نہیں۔ زکوۃ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد یا عورت پر اس وقت فرض ہوتی ہے جب اس کے پاس سونا چاندی روپیا پیسا (نصاب کے مطابق) جمع کیے ہوئے مال پر سال پورا ہو جائے۔

ادائیگی زکوۃ کے چند اصول (مسائل)

(xiv) سونا اور چاندی کا نصاب زکوۃ لکھیں۔

جواب: سونے کا نصاب: ساڑھے سات تولے

چاندی کا نصاب: ساڑھے باون تولے

(xv) وہ کون سے رشتہ دار ہیں جن کو زکوۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی؟

جواب: وہ عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعاً فرض ہو مثلاً ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، شوہر، بیوی وغیرہ انھیں زکاۃ نہیں دی جاسکتی۔

(xvi) ادائیگی زکوۃ کے کوئی سے دو مسائل لکھیں۔

جواب: 1۔ زکوۃ دینے والے کو چاہیے کہ زکوۃ لینے والے کے مستحق ہونے کا ممکن حد تک اطمینان کر لیں۔

2۔ مستحق زکوۃ کو بتانا بھی ضروری نہیں کہ یہ روپیا زکوۃ کا ہے۔

(xvii) زکوۃ کے تمام فوائد و ثمرات سے کس طرح بھرپور طور پر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے؟

stepacademyofficial.com

جواب: زکوٰۃ کے تمام فوائد و ثمرات سے تب ہی بھر پور طور پر مستفید ہوا جا سکتا ہے جب ہر صاحب مال مسلمان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو اپنا مقصد بنائے اور دوسروں کو نفع پہنچانے کے جذبے کو ملحوظ خاطر رکھے۔

(xviii) زکوٰۃ کے روحانی اور نفسیاتی فوائد بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ صرف معاشی پاکیزگی ہی نہیں، بلکہ روحانی اصلاح کا بھی ذریعہ ہے۔ مال کی برکت بڑھتی ہے۔ بخل، لالچ اور دنیا پرستی سے دل صاف ہوتا ہے۔ صدق دل سے دی جانے والی زکوٰۃ انسان کے ایمان کو مضبوط کرتی ہے۔

(xix) نظامِ زکوٰۃ کے مکمل نفاذ کی برکات بیان کریں۔

جواب: اگر زکوٰۃ، صدقات، عشر اور خمس کے احکام اجتماعی سطح پر نافذ کر دیے جائیں تو معاشرے میں کوئی شخص بھوکا یا بے گھر نہ رہے۔ غربت ختم ہو۔ بیماروں کی علاج میں مدد ہو۔ یتیم، بیوہ اور مسافر سہولت سے زندگی گزار سکیں۔ زکوٰۃ صرف انفرادی عبادت نہیں، بلکہ اجتماعی فلاح، روحانی ترقی اور معاشی عدل کا بھرپور ذریعہ ہے۔ اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ وہ زکوٰۃ کو موثر اور منصفانہ نظام کے تحت جمع کرے اور مصارفِ زکوٰۃ تک پہنچائے۔ ہر صاحبِ نصاب مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مال کو زکوٰۃ کے ذریعے پاک کرے اور معاشرے میں بہتری لانے میں کردار ادا کرے۔

حل مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ارشاد ربانی کے مطابق زکوٰۃ کی فرضیت کا مقصد ہے:

(الف) مال کی پاکیزگی ✓ (ب) گردشِ دولت (ج) غربت کا خاتمہ (د) نفرتوں کا خاتمہ

(ii) منکرینِ زکوٰۃ کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اقدام کیا:

(الف) جہاد کا ✓ (ب) جلاوطنی کا (ج) قید کا (د) بائیکاٹ کا

(iii) مصنوعی طریقے سے سیراب ہونے والی زمین پر عشر کی شرح ہے:

(الف) دوسرا حصہ (ب) تیسرا حصہ (ج) چوتھا حصہ (د) پانچواں حصہ ✓

(iv) مالِ غنیمت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور اہل بیت کا حصہ کہلاتا ہے:

(الف) عشر (ب) خمس ✓ (ج) صدقہ فطر (د) جزیہ

(v) زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے سے ختم ہو جاتی ہے:

(الف) غربت ✓ (ب) بد سلوکی (ج) بد انتظامی (د) فضول خرچی

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) کوئی سے چار مصارفِ زکوٰۃ تحریر کریں۔

جواب: 1۔ فقراء (انتہائی محتاج لوگ) 2۔ مساکین (سفید پوش ضرورت مند)

3۔ عاملین (زکوٰۃ اکٹھا کرنے والے عملہ) 4۔ ابن السبیل (مسافر جو مالی تنگی میں ہو)

stepacademyofficial.com

(ii) سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کا نصاب تحریر کریں۔

جواب: سونا: ساڑھے سات تولہ (87.48 گرام)

چاندی: ساڑھے باون تولہ (612.36 گرام) زکوٰۃ کی شرح: 2.5% (چالیسواں حصہ)

(iii) عاملین زکوٰۃ کی ذمہ داریاں بیان کریں۔

جواب: عاملین زکوٰۃ زکوٰۃ کو جمع کرنے، اس کا حساب رکھنے اور مستحقین میں منصفانہ تقسیم کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ان پر دیانت داری، شفافیت اور عدل کے ساتھ کام کرنا فرض ہے۔

(iv) اسلام کا نظام زکوٰۃ طبقاتی نظام کے خاتمے کا کیسے ضامن ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے ذریعے امیروں کی دولت غریبوں تک پہنچتی ہے، جس سے دولت کی مساوی تقسیم ممکن ہوتی ہے۔ اس سے طبقاتی تفریق، غربت، بھوک اور محرومی ختم ہوتی ہے اور معاشرہ فلاحی شکل اختیار کرتا ہے۔

(v) اگر دس تولے سونے کی قیمت تیس لاکھ ہو تو اس پر کتنی زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: کل مال: 30,00,000 روپے زکوٰۃ: 2.5% زکوٰۃ = 75,000 روپے

(2.5% × 30,00,000) ÷ 100 = 75,000

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

- زکوٰۃ کے احکام و مسائل اور معاشرتی اثرات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ طلبہ اپنے گھر والوں، بزرگوں یا علما کرام کی مدد سے زکوٰۃ کا حساب کریں۔

☆ زکوٰۃ کے علاوہ فقرا و مساکین کی مدد کرنے کے دیگر طریقے اپنی نوٹ بک میں لکھیں۔

☆ زکوٰۃ و عشر کی حکمتیں تلاش کریں اور کمرا جماعت میں ساتھیوں کو بتائیں۔

☆ زکوٰۃ و صدقات، غربت ختم کرنے اور معاشی توازن قائم کرنے میں کیسے مددگار ثابت ہوتے ہیں؟۔ اس موضوع پر تحقیق کر کے کمرا جماعت میں مباحثہ کا اہتمام کریں۔

stepacademyofficial.com